ہر آنکریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶ سر ۲۲

فاروق

قادیان

قیمت فی پرچہ ۱

قیمت ۵ پنج

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (ڈالر)

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ | نمبر (۲۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ناساز ہے۔ دردسر اور کسی قدر حرارت بھی ہفتہ زیر اشاعت میں ہو جاتی رہی۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) سلسلہ کے درخشندہ گوہر چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاہور نے یکم اکتوبر ۱۹۲۸ء سے اپنا دفتر بنگلہ نمبر ۴ منٹگمری روڈ لاہور میں تبدیل کر لیا ہے۔ یہ بنگلہ "پنہر والی کوٹھی" کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس سڑک پر واقعہ ہے۔ جو مکلوڈ روڈ (متصل قلعہ گوجر سنگھ) سے ملکہ کے بُت کو جاتی ہے اہل غرض احباب مطلع رہیں۔

(۳) اخبار فاروق پوری احتیاط سے ٹھیک وقت پر ڈاک خانہ میں ڈالا جاتا ہے جو احباب یہ شکایت لکھ رہے ہیں۔ کہ ان کو پرچہ کبھی ملتا ہے۔ کبھی نہیں ملتا۔ انکو واضح رہے۔ کہ ڈاک خانہ قادیان کا عملہ فاروق سے ناراض ہے۔ اور سارا سٹاف کو خصوصیت سے فاروق کو نقصان پہنچانا مدنظر ہے۔ اس لئے یہ گڑبڑ ہوتی ہے۔ انشاء اللہ میں عنقریب حکام ڈاک خانہ کو اس کے متعلق توجہ دلا کر فیصلہ کرانے والا ہوں۔ میرے پاس شکایتی خطوط خریداران کے سب جمع ہیں احباب تسلی رکھیں۔ ۱۹ ستمبر کو خاص نمبر ڈاک میں روانہ ہو چکا ہے۔ اگر کسی دوست کو خاص نمبر نہ ملے تو وہ فوراً دفتر فاروق میں اطلاع دیں:

"غیر مہذب قانون" اور آریہ اخبار پرکاش

آہ! تعصب تیرا برا ہو۔ تو نے اچھے خاصے بھلے چنگے آدمیوں کو اپنا غلام بنا کر انکو اندھا بہرہ اور بے وقوف بنا رکھا ہے۔ خصوصاً آریہ مندر میں تو تو نے اپنا ایسا اڈا جمایا کہ اب کوئی دوسری جگہ تجھے پسند ہی نہیں آتی۔ بالخصوص آریہ اخبار کے ایڈیٹر مہاشہ کرشن کو تو تو نے مول ہی لے لیا۔ اور اس کے رگ وریشہ میں تو ایسا سما گیا ہے۔ کہ اس سے انسانیت کا نشان تک مٹا دیا۔ وہ تیرے سے دوستی کر کے اس قدر نابینا ہو گیا ہے کہ سورج کی روشنی میں بھی اس کو پس و پیش نہیں سوجھتا۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ میں زبان سے کیا نکالتا ہوں۔ اور قلم سے کیا لکھتا ہوں۔ دیکھ او تعصب تیرے چیلے پرکاش نے اپنی حواس باختگی اور خود رفتگی کا تازہ ثبوت ۲۳ ستمبر کے اخبار میں اس طرح پیش کیا ہے۔ کہ

"یو پی کی کونسل میں نواب محمد جمشید علی خان اس قسم کی تحریک پیش کرنیوالے ہیں۔ کہ ہر ایک ضلع میں ایک مسلمان افسر اسلئے مقرر کیا جائے۔ کہ وہ ان مقدمات کی سماعت کرے۔ جن میں فریقین مسلمان ہوں۔ اور جنکا فیصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی شریعت کے مطابق کوئی غیر مسلم افسر نہیں کر سکتا۔"

یہ لکھکر آپ سوال کرتے ہیں۔ کہ "اسلامی شریعت ہے کیا؟ اس کا جواب خود ہی اس طرح دیتا ہے کہ "ایک شخص نے مدینہ میں چند مسافروں کا سامان چرا لیا تھا۔ اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور شرع اسلام کی رو سے اسے یہ سزا دی گئی۔ کہ بھرے مجمع میں اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے۔"

اس واقعہ کو لکھنے کے بعد از خود رفتہ کرشن لکھتا ہے۔ کہ

"اگر نواب جمشید علی کا ریزولیوشن گورنمنٹ سے منظور ہو گیا۔ تو شرعی عدالتوں میں کیا ہو گا؟ یہ کہ چوری کے مقدمہ میں اگر فریقین مسلمان ہونگے۔ تو مسلمان قاضی بھرے مجمع میں مسلمان ملزم کے ہاتھ کٹوا دیگا جس کی انگریزی قانون کسی حالت میں اجازت نہیں دیتا۔ پھر برٹش گورنمنٹ کو مصیبت ہی کیا پڑی ہے کہ ایک **مہذب قانون** کے مقابلہ پر **غیر مہذب** منسوخ شدہ قانون کو پھر سے رائج کرنا منظور کرے۔" (پرکاش ۲۳ ستمبر صفحہ)

ویدک دھرم کا مہذب قانون

ہاشہ کرشن کیا یہاں "ایک بام و دو ہوا" والی مثل تم پر صادق آتی ہے یا نہیں؟ اگر اسلام کی عداوت اور حق کی مخالفت نے تم کو اندھا اور بہرہ نہ کر دیا ہوتا۔ تو تم اس الٰہی قانون کو جو اسلامی شریعت نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا مقرر کیا ہے۔ **غیر مہذب** کہکے اپنی علمی پردہ دری نہ کراتے۔ دیکھو اسلام سے عداوت کی وجہ سے تم نے اپنے گورو مہاراج سوامی دیانند کو بھی نیچا دکھایا۔ اور جھوٹا بتایا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی مایۂ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چھٹے باب میں لکھا ہے۔ کہ

"جاہل۔ بے وقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں۔ انکو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیئے۔" (دفعہ ۱۳)

کیا اس آریہ سیاسی نے آپ کو گورنمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی تعمیل سے منع نہیں کیا؟ اور کیا برٹش گورنمنٹ نے ویدوں کے مطابق قانون بنائے ہیں؟ ہرگز نہیں! پھر کیوں آپ نے گورنمنٹ کے قانون کو "مہذب قانون" بتلایا اور اسلامی شریعت کے قانون کو "غیر مہذب" کہا؟ کیا آریہ قوانین کی سزاء آپ کو معلوم نہیں! سنو تمہارے دیانند جی مہاراج اپنی پوتھی "ستیارتھ پرکاش" میں کیا لکھتے ہیں۔

جھوٹے گواہ کی سزاء

ویدک دھرم کے رو سے جو گواہ آریہ عدالت میں جھوٹ بولے سوامی جی اس کی یہ سزا قرار دیتے ہیں۔ کہ اس کی

"زبان کاٹنے سے رنج و تکلیف دیجائے۔"

دیکھو کیا مہذب سزاء ہے۔ اور کیسے مہارشی کی فرمائی ہوئی ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ وہ سزا دینے کے محل و مقام بھی بتا دیتے ہیں۔ کہ انسان کے کس کس عضو کو سزا دینی چاہیئے۔ مہارشی جی فرماتے ہیں کہ

"اعضاء تناسل شکم۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دولت اور جان یہ دس موقعہ تعزیر کے ہیں۔ کہ جن پر سزاء دیجاتی ہے۔"

(دفعہ ۷۰)

مہاشہ کرشن جی! ذرا اس کی تشریح تو کرو کہ اعضاء تناسل اور شکم کو اور آنکھ اور ناک اور کان کو کس طرح سزاء دیجاتی ہے؟ تاکہ اس ویدک مہذب قانون کا پتہ تو لگ جائے۔ اس سے بڑھ کر اور "مہذب قانون" جو ویدوں نے بتایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

زناء کی سزاء آریوں کو

آریہ سماج کا بانی ویدوں کا ماہر لاثانی آریوں کا سوامی زانیہ عورت کی سزا جو ویدوں سے نکالکر فرماتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ شوہر والی عورت اگر زنا کرے۔ تو

"اس کو جیتے جی بہت عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے۔"

اور جو جورو والا مرد رنڈی سے یا کسی شوہر دار عورت سے زنا کرے تو

"لوہے کے پلنگ کو آگ میں تپا کر اور سرخ کر کے اس پر اس زانی مرد کو سلا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے۔" (دفعہ ۷۵)

دیکھو ہاشہ کرشن! برٹش گورنمنٹ کے مہذب قانون کے مقابلہ میں یہ کیسا غیر مہذب قانون ہے پتہ لگایا یا نہیں؟ اس کو یہی چھوڑو۔ خاص چور کے متعلق جو برٹش گورنمنٹ کے "مہذب قانون" کے مقابلہ میں ویدوں نے قانون بنایا ہے۔ اور جو اسلامی شریعت کی نقل ہے۔ اس کو سنکر اپنی تسلی کر لو۔

ویدوں میں چور کی سزا

اسلامی شریعت نے چور کے لئے ہاتھ کاٹنے کی سزاء تجویز کی ہے۔ اور اس سزا کو آریہ سماج کا ملاح آریہ اخبار پرکاش کا ایڈیٹر کرشن "غیر مہذب قانون" بتا کر کرسی پر بیٹھکر اچھلتا ہوگا۔ لیکن اب ویدوں کا مہذب قانون چور کے متعلق فاروق میں پڑھ کر کرسی سے نیچے نہ گر پڑے تو ہمارا ذمہ۔ انیسویں صدی کا مہرشی دیانند ستیارتھ پرکاش طبع اول کے صفحہ ۲۲۳ میں لکھتا ہے۔ کہ

"چور جس طریق پر جس جس عضو سے انسانوں میں حرکات فاسد کا فاعل ہوتا ہے۔ اس عضو کو واسطے عبرت جملہ انسانوں کے راجہ کاٹ دیوے۔" (باب ۶ دفعہ ۱)

لالہ رام کرشن جی ایڈیٹر پرکاش! فرمائیے آپ کی اس قانون کے متعلق کیا رائے ہے جس میں نہ صرف ہاتھ کاٹنے کی ہی سزاء ہے۔ بلکہ پاؤں اور آنکھ وغیرہ بھی جن سے چوری کے حرکات صادر ہوتے ہیں سب کو کاٹ ڈالنے کا آڈر ہے۔ آیا یہ شریعت اسلامی کے قانون سے زیادہ غیر مہذب اور برٹش گورنمنٹ کے قانون سے نہایت مہذب ہے یا نہیں؟

ہاشہ جی! اگر شرم ہو تو اسی دوات میں جس سے سیاہی لیکر یہ مضمون گھسیٹا تھا۔ اپنا ناک ڈبو کر ڈوب مرو۔ اور اگر اس میں سیاہی کم ہو تو اس سے صرف منہ ہی کالا کر کے کرسی پر سے نیچے گر پڑو۔ اور ان دونوں تجویزوں میں سے جس پر عمل کرو۔ اس سے فاروق کو جلد اطلاع دو۔ تاکہ اعلان کر دیا جائے کہ کرشن ہاشہ میں ابھی تک کچھ شرم و حیاء باقی ہے۔ ڈوب مرنے پر پوری شرم والے بنو گے۔ اور منہ کالا کرنے پر نیچا شرم والے کہلاؤ گے۔ کہو کیا سمجھے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۸ء

خاتم النبیین کے معنے

مولوی محمد علی صاحب اور حضرت میاں صاحب کے نزدیک ایک ہی ہیں

یہ مضمون اور ایسے ہی اس سے آگے جس قدر مضامین اس پرچہ میں درج کئے ہیں۔ سب پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ جو بوجہ فتنہ مستریاں والا نمبر نکالنے کے درج نہیں ہو سکے۔ اور اب درج کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

الفضل مورخہ ۳ اگست ۲۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک نہایت ہی مفصل اور مدلل اور مسکت مضمون مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے جواب میں جس کا جواب الجواب اتنا لمبا عرصہ نہ نکلنے کی وجہ سے میرے حسن ظن نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ الحمد للہ صبح کے بھولے واپس آگئے ہیں۔ اور الخاموشی نیم رضا پر عمل کیا ہے۔ مگر یکم ستمبر ۱۹۲۸ء کے پیغام صلح میں مولوی محمد علی صاحب کا مضمون بہ عنوان

"خاتم النبیین کے معنے

کیا میاں محمود احمد اور دیگر مسلمانوں کے نزدیک ایک ہیں؟"

نظر سے گذرنے پر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف نے میرے جیسی اُمّی پبلک کو اندھیرے میں کھینچنے کے لئے کس قدر سعیِ ناکام کی ہے۔ جو کم از کم میں اپنے وجدان اور خوش اعتقادی کے مطابق جو مجھے مولانا موصوف کے ساتھ ہے۔ مولانا موصوف کی شان کے شایاں نہیں سمجھتا۔ اگر میں یہ نتیجہ نکالنے میں غلطی پر نہیں۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولانا موصوف جیسے زبردست اہل قلم کے ہاتھ سے ایسا بودا اور کمزور مضمون لکھا جانا صاف اس امر پر دلیل ہے کہ یہ مضمون زبردستی مولانا موصوف سے لکھوایا گیا ہے۔ ورنہ میں یہ ہرگز باور کرنے کے لئے طیار نہیں۔ کہ مولانا موصوف جیسا دقی علم اور فہیم انسان حضرت میاں صاحب کے سلیس مضمون کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ یا اس کے پڑھنے سے مولوی صاحب کے دل میں یہ بے تعلق سوال پیدا ہوا۔ جو اونہوں نے اوپر بطور سُرخی کے قائم کیا ہے۔ جبکہ آپ نے حضرت میاں صاحب کے اسی مضمون میں یہ بھی پڑھ لیا ہوگا۔ کہ گو ہمارا اور ان کا ختم نبوۃ کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ لیکن یہ لوگ چونکہ اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ انہیں ختم نبوت پر ایمان ہے۔ اس لئے انہیں خاتم النبیین کا منکر نہیں کہا جا سکتا۔" (الفضل ۳ اگست ۲۸ء) پس مولانا موصوف نے حق امارت ادا کرنے کی خاطر یہ مضمون بطور استفسار زیب رقم فرمایا ہے۔ ورنہ درحقیقت احقاق حق مطلوب نہیں۔

کیونکہ حضرت میاں صاحب نے تو کہیں بھی یہ نہیں لکھا۔ کہ دیگر مسلمان اور ہم خاتم النبیین کے معنے میں ایک ہیں۔ ہاں حضرت مولانا محمد علی صاحب اور انکے رفقاء ضرور اس امر کے مدعی ہیں۔ اور بڑے زور شور سے دھڑا دھڑ مضمون نکال رہے ہیں۔ کہ "ہم اور دیگر مسلمان خاتم النبیین کے معنے میں ایک ہیں۔ اور خاتم النبیین کے بعد نبوۃ کا دروازہ بند ہے۔"

پس حضرت مولانا محمد علی صاحب کو ۱۹۰۶ء والے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سابق ایڈیٹر ریویو قادیانی سے اس استفسار کا جواب دریافت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب کو تو اتنی فرصت نہیں۔ کہ ہر لغو ولایعنی بات کا جواب لکھتے رہیں۔ یا ایسی باتوں کا جواب بار بار دیں۔ جن کو متعدد مرتبہ حوالۂ قلم کر چکے ہیں۔ اس لئے میں مولوی محمد علی صاحب ایل ایل بی ۱۹۰۶ء والے کو بطور وکیل کے پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ حسن اتفاق سے ۱۹۰۶ء والے صاحب خاتم النبیین کے معنے میں حضرت میاں صاحب سے لفظاً و معناً متفق ہیں۔ گویا یہ وکیل ڈبل ڈیوٹی ادا کریں گے وکالت اور شہادت۔ لیجئے مندرجہ ذیل حوالہ بنظر انصاف مطالعہ فرمائیے۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ۱۹۰۶ء والے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔"

(ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۸۶)

حضرت میاں محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ!

میاں صاحب خاتم النبیین کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوۃ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور دوسرے مسلمان ان الفاظ کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ (دیکھئے مولانا ہماری فراخ حوصلگی! کہ ہمنے آپ ہی کے الفاظ میں حضرت میاں صاحب کا اعتقاد تسلیم کر لیا ہے۔)

(پیغام صلح یکم ستمبر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ناظرین انصاف پسند کے لئے معاملہ صاف ہے۔ کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں جملی الفاظ "دروازہ بند نہیں ہوا" اور "دروازہ کھلا ہے" ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں۔ اور انکے مقابلی دیگر مسلمانوں کا عقیدہ "دروازہ بند ہے" بالکل ضد ہے۔ پس چونکہ حضرت میاں صاحب کا یہ دعویٰ ہی نہیں۔ کہ ہم اور دیگر مسلمان خاتم النبیین کے معنے میں ایک ہیں۔ مگر ۱۹۱۴ء کے بعد والے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقار کا یہ ادعا ہے۔ کہ ہم اور دیگر مسلمان ایک ہیں۔ اس لئے اس گتھی کو سلجھانے کے لئے حضرت مولوی محمد علی صاحب ریٹائرڈ قادیانی ہی ذمہ دار ہیں۔ کہ وہ بتائیں۔ اور ان حوالجات کو عقل اور سائنس اور حساب اور الجبرا اور اقلیدس اور منطق غرضیکہ کسی دنیاوی و دینی فلسفہ کی رُو سے حل کر کے سمجھادیں۔ کہ "دروازہ بند نہیں ہوا" اور دروازہ بند ہوا کس طرح لفظاً معناً مفہوماً اشارۃً یا کنایتہً ایک ہیں۔ بخدا اگر یہ عقدہ لاینحل آج حل ہوگیا۔ تو سمجھو۔ کہ آج عیسائیوں کی فتحمندی کا دن ہے۔ اور دو ہزار سال کا مشکل مسئلہ ایک تین کے برابر اور تین ایک کے برابر والا بھی اسی اصول جدیدہ کے ماتحت حل کرنا نہایت آسان ہو جائیگا۔ اور اسلام کا جھنڈا سرنگوں اور عیسائیت کا پرچم بلند ہو کر لہرائیگا۔ اور سارا یورپ اور امریکہ حضرت مولانا موصوف کا مرہون منت ہو کر ان کے پیروں تلے کی خاک کو سرمہ چشم بنائیگا۔ لاریب وہ دن علمی معلومات میں ایک بیش بہا اضافہ کا ہوگا اور اگر خدانخواستہ نہیں ہوا" اور "ہوا" کسی طرح بھی برابر ثابت نہ ہوئے۔ تو پھر میں کیا عرض کروں۔ کہ کیا سے کیا ہو جائیگا۔ سمجھ لیں۔

اگرچہ اتنے بڑے معزز وکیل اور گواہ کے بعد مزید کسی گواہ کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم سل کا پیٹ بھرنے کی خاطر کیونکہ بدقسمتی سے جیف جج بھی حضرت مولانا موصوف ہی ہیں۔ اپیل کے مسترد ہو جانے کے اندیشہ سے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اسی گواہ کے ہم پلہ بلکہ بعض صفات میں ان سے بڑھکر معزز اور معتبر گواہ پیش کروں۔ جن کا نام نامی اسم گرامی خان بہادر حضرت مولانا مولوی غلام حسن صاحب پشاوری ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے بہت پرانے اور جلیل القدر صحابی مشہور ہیں۔ اور ایک زمانہ میں آپ کو خلیفۃ المسیح نمبر ۳ کا خطاب بھی لاہوری دربار سے عطا ہو چکا ہے۔ آپ نے بھی یکم ستمبر کے "پیغام صلح" میں اپنے مضمون ختم نبوت میں ایک خدا لگتی گواہی دی ہے۔ جو واقعی قابل قدر ہے۔ سُنیئے فرماتے ہیں "وہ خود ان کے امام حضرت میاں صاحب کا موجودہ عقیدہ نبوت کے متعلق لاہوری جماعت کے عقیدہ کے ساتھ متفق ہے۔ دونوں حضرات مرزا صاحب کے متعلق ایک ہی قسم کی نبوت کے قائل ہیں"۔ اب اس تازہ معتبر ترین شہادت کے ہوتے ہوئے کسی چھوٹے بڑے کا حق نہیں کہ اتنی بڑی بزرگ ہستی کی خدا لگتی شہادت کی تردید کرے یا تنقید کی جرأت کرے۔ پس اب تو معاملہ ہی صاف ہوگیا۔ برسوں کا جھگڑا نمٹ گیا۔ نبوت کے متعلق جو بھی سوال حضرت میاں صاحب پر پڑے۔ اس کے جواب دہی کی ذمہ واری غیر مبائعین پر بعینہٖ ویسی ہی عائد ہوتی ہے۔ جیسے مبائعین پر۔

حضرت خلیفہ ثانی کی حلف

حضرت مولانا ایک شریف انسان کے لئے تو حضرت میاں صاحب کا مندرجہ ذیل حلفی بیان ہی کافی تھا۔ "میں اس دعویٰ پر اللہ تعالیٰ کی غلیظ سے غلیظ قسم کھاتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر میں دل میں یا ظاہر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیینؐ ہونے کا منکر ہوں اور لوگوں کے دکھانے کے لئے اور انہیں دھوکا دینے کے لئے ختم نبوت پر ایمان ظاہر کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر اور اللہ تعالیٰ اس کام کو جو میں نے شروع کیا ہوا ہے۔ تباہ و برباد کر دے"۔

پس مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقع حضرت میاں صاحب کو خاتم النبیین کا منکر سمجھتے ہیں۔ یا اپنے اس مفہوم نبوت کے خلاف میاں صاحب کا عقیدہ خیال کرتے ہیں۔ جو مفہوم آپ کی ان قادیانی تحریرات میں ہے۔ جو نقل مکانی اور نقل ایمانی سے پہلے کی ہیں۔ یا آپ حضرت مولوی غلام حسن صاحب کی محولہ بالا شہادت کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ تو پھر جرأت کریں۔ اور حضرت میاں صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ میں اپنا بیان بول شائع کریں۔ کہ

مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ

"میں اس دعویٰ پر اللہ تعالیٰ کی غلیظ سے غلیظ قسم کھاتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر میں دل میں میاں صاحب کو خاتم النبیین کا ماننے والا جانتا ہوں۔ اور ظاہر میں غیر احمدیوں کو دھوکا دینے اور اشتعال دلانے کے لئے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ میاں صاحب خاتم النبیین کے منکر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر اور اللہ تعالیٰ اس کام کو جو میں نے شروع کیا ہوا ہے۔ تباہ و برباد کر دے"۔

وان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔

پس اس طرح کرنے سے آپ کی جنگ زرگری بھی ختم ہو جائے گی۔ اور پھر آپ کو کوئی شخص ضمیر کشی پر مجبور بھی نہ کر سکیگا۔ کیونکہ مجھے آپ کے اس مضمون کی بے بسی پر رحم آرہا ہے۔ کہ کس طرح آپ مضمون کی سرخی کے خلاف کفر کی پناہ میں جا بجا ٹھوکریں کھا کر خلط مبحث کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ آپ کے سوال کا جواب تو ہوگیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب میں بھی آپ سے مودبانہ طور پر ایک استفسار کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ اس کا جواب باصواب بھی شریفانہ انداز سے مرحمت فرما کر مشکور کریں گے۔ وہ سوال یہ ہے۔

کیا چالیس کروڑ کلمہ گو

مولوی محمد علی اور ان کے رفقاء کے نزدیک مسلمان ہیں؟

عرصہ چودہ سال سے غیر مبائعین کی طرف سے ہمارے کان یہ سُن سُن کر تھک گئے ہیں۔ کہ حضرت میاں صاحب تو چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ مگر ہم (مولوی محمد علی اور انکے رفقاء) تمام کلمہ گوؤں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بات تو انجیل مقدس کی تعلیم دائیں گال پر طمانچہ کھا کر دوسری آگے کر دینے کی طرح گولڈن ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا فی الواقع عمل بھی اس کے مطابق ہے۔ یا قول مالا تفعلون ہے۔ اس کے لئے براہ کرم مندرجہ ذیل دو چار حوالجات کو حل کر کے سمجھا دیں۔ جو یہ ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" صفحہ ۳۱۱ ضمیمہ میں رقم فرماتے ہیں "ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ تو کوئی شک نہیں کہ جو شخص اس مسیح کے نزول پر ایمان لاتا ہے۔ (یعنے مسیح ناصری کا نزول جو چالیس کروڑ مسلمانوں کا عقیدہ ہے مولف) وہ خاتم النبیین کا کافر ہے۔" گویا چالیس کروڑ مسلمانوں کو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب میں خاتم النبیین کا کافر قرار دیا ہے۔ اسی طرح آگے چل کر فرماتے ہیں۔ "پس کچھ شک نہیں۔ کہ اس عقیدہ کو یعنی آسمان سے مسیح کے نزول پر ایمان لانے کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ جو قرآن کے بینات کے مخالف ہے۔ ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے۔" گویا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے نزدیک چالیس کروڑ مسلمان خاتم النبیین کے کافر اور مکذب ہیں۔ مولانا یہاں تو اُلٹے چور والی مثال خوب صادق آتی ہے۔ ابھی اور لیجئے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کے خسر واجب التعظیم بزرگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پیغام صلح کے آخری نئی نمبر میں غیر احمدیوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "لیکن اتنا ہی نہیں۔ بدقسمتی سے مسلمانوں نے ہر زمانہ میں مسیح کو آنحضرت صلعم پر فضیلت دی خدا کی کون سی صفت ہے جو مسیح کو نہیں دی۔ صرف منہ سے خدا نہیں کہا مگر خدا کی صفات سب مسیح کو دے دیں۔۔۔۔ خدا کے سوا اگر کسی ولی یا پیر یا بُت یا ٹھاکر کو کوئی خالق کہدے۔ تو ایسے لوگوں پر مشرک کا فتویٰ لگا دینگے۔ مگر مسیح میں یہ سب باتیں مانتے ہیں۔ اور پھر موحد کے موحد رہ جاتے ہیں!!" (چالیس کروڑ مسلمانوں کو ڈاکٹر صاحب موصوف مشرک قرار دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر کہنا۔ کہ کیا یہ نتیجہ صحیح نہیں؟) اسی طرح آگے چلکر پھر چالیس کروڑ مسلمانوں کو مشرک ٹھہراتے ہیں۔ فرماتے ہیں "وہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اپنی مرضی سے اپنی صفات دیدی تھیں۔ لیکن اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ یہی تو سب مشرک کہتے ہیں۔ مسیح کے سوا دوسرے فقیروں پیروں کے متعلق اگر کوئی یہی عقیدہ رکھے۔ تو وہ کس لئے مشرک ٹھہرا۔ وہ یہ تو نہیں کہتا۔ کہ یہ طاقتیں ہمارے بزرگ نے خدا سے زبردست چھین لیں۔ بلکہ صاف کہتا ہے۔ کہ خدا نے اپنی مہربانی سے دیں۔ تو پھر اگر یہ شخص مشرک ہے۔ تو پھر یہی باتیں مسیح کے متعلق ماننا (جیسا کہ چالیس کروڑ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔) کیوں نہ شرک قرار پائے۔" آگے چلکر سُرخی ہی یہ رکھی ہے۔ "مسلمان مسیحیت سے دو قدم آگے" اس کے ماتحت ناظرین اندازہ لگالیں۔ کہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کیا کیا خطابات دیئے گئے ہونگے۔ پس ناظرین آپ نے دیکھ لیا۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے دو قدم اور آگے رکھے ہیں۔ اب تو پرسش تمام کنندہ والا مقولہ غلط ہو گیا۔ آئندہ پدرش تمام کند کہنا چاہیئے۔ مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کو کافر اور خاتم النبیین کا مکذب قرار دے رہے ہیں۔ تو ان کے خسر ڈاکٹر صاحب چالیس کروڑ مسلمانوں کو مشرک عیسائیوں اور ہندوؤں سے بدتر قرار دے رہے ہیں۔ اور پھر بیچارے سادہ مسلمانوں کو کہے جا رہے ہیں۔ کہ ہم تو تمہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ مگر یہ قادیانی تم کو کافر کہتے ہیں۔

اے میرے واجب الاحترام ہر دو بزرگو!

چودہ سال تک آپ لوگوں نے یہ دو رُخی چال چلکر اور ہاتھی کے دانت دکھا کر آپ نے آزما لیا ہے۔ کہ آپ لوگ نہ اِدھر کے رہے اور نہ اُدھر کے رہے گھر سے بھی رُوٹھے اور دوسروں نے بھی منہ نہ لگایا۔ اور ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔ مفت میں ایمان گنوایا۔ نہ اپنا رہا نہ پرایا۔ اگر اب بھی سمجھ میں نہ آیا تو جان لو کہ نقصان پایا۔ شماتت ہمسایہ والا مقولہ درست آیا۔ باقی آئندہ۔ بشرط ضرورت انشاء اللہ

(خاکسار:۔ فخر الدین ملتانی)

"پیغام حق" میں حضرت مسیح موعودؑ کی توہین اور "پیغام صلح" کی حمایت

یوں تو یہ امر اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ قادیانی "پیغام حق" ایک طرح "پیغام صلح" کا بھٹویا بالفاظ دیگر "پیغام صلح" کا ضمیمہ ہے۔ اس کے دراصل وارث۔ محرک اور اس کے شائع کنندے لاہور کے "پاک ممبر" ہی ہیں۔ جیسا کہ کچھ الفضل کی انکشاف والی چٹھی سے بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ اس اخبار کے بل طبع اور پروف وغیرہ سب احمدیہ بلڈنگ کے "پاک ممبروں" نے ادا کئے۔ پھر یہ اخبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتابت

بڑے جوش و خروش سے احمدیہ بلڈنگ میں "پاک ممبروں" کے انتظام کے ماتحت فروخت بھی ہوتا رہتا ہے۔ غرضیکہ یہ امور کوئی ایسے نہیں۔ کہ ان کے ثبوت کے لئے مزید عامہ فرسائی کی جائے۔ اور نہ یہ ثابت کرنے کے لئے یہ نوٹ لکھنا شروع کیا ہے۔ بلکہ میرا مدعا اس عرضداشت کرنے سے یہ ہے۔ کہ ان "پاک ممبروں" کے اس تازہ اخبار کے تازہ نمبر میں کوہ منصوری میں مولوی مرتضےٰ حسن دیوبندی کی تقریر کے متعلق رپورٹ میں یہ شائع ہوا ہے کہ "مولوی صاحب نے مرزا صاحبؑ کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے"۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک باتیں درج ہیں۔ جو ایک احمدی کہلانے والے کی غیرت اور احساس کے بالکل برعکس ہیں۔ "پیغام حق" کے قادیانی منتظمین کی حقیقت کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کے متعلق تو کوئی بحث نہیں۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحبؑ کو بوجہ مخالف حق ہونے کے بمقتضائے طبیعت برا بھلا کہیں۔ مگر لاہور کے "پاک ممبروں" کی غیرت کا کم از کم یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا۔ کہ یا تو وہ علانیہ طور پر احمدیت کا جوا گردن سے اتار پھینکیں۔ یا کم از کم اپنے احمدی کہلانے کی لاج رکھ کر ایسے مردود اخبار کو نوٹس طلاق دیدیں۔ اور ہمیشہ کے لئے بیزاری کا اعلان کریں۔ اور احمدیہ بلڈنگ سے بدر کردیں۔ ورنہ ہر ایک احمدی کو خواہ وہ لاہوری "پاک ممبروں" سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیانی سے۔ آپ سے شکایت کا حق ہے گا۔ کہ وہ آپ کو آپ کے اس کئے پر ملامت کرتا ہے کہ تم لوگ میاں صاحب کی مخالفت میں اس قدر شیر چیشم ہو گئے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی علانیہ توہین کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔

میرا حافظہ اگر غلطی نہیں کرتا۔ تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ عرصہ پانچ چھ سال کا گذرتا ہے۔ کہ ایک غیر احمدی کا مضمون حضرت میاں صاحب کی مخالفت

نزید۔ ابا جی! میری کھلی چٹھی کو پڑھ کر تو "مرزائیوں" کو چھٹی کا دودھ یاد آجائیگا۔

کریم۔ بیٹا! میرا بھی خیال تھا۔ کہ ہماری دسوسہ اندازی کامیاب ہوگی۔ مگر تا حال کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اصل میں یہ لوگ عقیدت کے پختہ ہوتے ہیں۔

نزید۔ اس وقت تک بھی ہمیں اپنے تئیں ناکام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بعض "بے وقوف" تو ہماری پارسائی کے گیت گا رہے ہیں۔ چنانچہ "مدینہ" کے ایڈیٹر نے تو مجھے "جناب مولانا محمد زاہد صاحب" لکھ دیا ہے۔

کریم۔ ایں ہم غنیمت است۔ ان "مرزائیوں" سے کچھ امید نہیں۔ ایسے ہی ناواقفوں کے لئے یہ دام تزویر پھیلایا گیا ہے۔ بیٹا ابھی تو اس نے تیری شکل بھی نہیں دیکھی۔ ورنہ نامعلوم کیا کیا القاب نہ لکھتا۔

نزید۔ اگرچہ میں فیل ہوں۔ مگر تاہم بھائی جان کی بدولت "مولوی" بن جاؤں گا۔

کریم۔ خدا زمیندار کا بھلا کرے جس نے ہماری شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ تمہاری مولویت بھی کیا نام؟ قاضی احسان مدیر کی ممنون احسان ہے۔

نزید۔ ایک "زمیندار" ہی کی کیا بات ہے۔ قریباً تمام "زندہ دل" ایڈیٹر ہمارے ساتھ راہ و رسم کو ضروریات زندگی میں سے سمجھتے ہیں۔

کریم۔ کیوں نہ ہو ہم مظلوم ہیں۔ اور پھر حق کے حامی۔ سچے کا خدا بھی حامی ہوتا ہے۔

نزید۔ بھائی جان تو کہتے تھے۔ کہ یہ سب کچھ بعض "بزرگان لاہور" کے اشارہ پر کیا جا رہا ہے۔ مظلومیت اور حق کی حمایت چہ معنی دارد؟

کریم۔ خاموش! ایسی بات نہ کہنا۔ کوئی "قادیانی" سن پائیگا۔ تو ہم بدنام ہو جائیں گے۔ اور سارا تار و پود بکھر جائے گا۔

نزید۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں۔ میں اتنا نادان نہیں۔ آخر میں نے بھی دنیا دیکھی ہے۔ مگر آپ تو مجھے ہی مغالطہ دیتے ہیں۔ باقی رہی "بدنامی" اس میں باقی کیا ہے؟ ہاں ؎

بدنام جو ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

کریم۔ اگرچہ ہمارا نام (ابلیس کی طرح) عوام کی ورد زبان ہے۔ مگر "کارخانہ کی کساد بازاری" کا بھی کوئی علاج ہے؟ میں تو سارا دن مکھیاں ہی مارتا ہوں۔

نزید۔ مجھے اور بھائی جان کو تو "پیغام حق" کی اہم مصروفیتوں نے گداز کر رکھا ہے۔ ہم نے اس میں کارخانہ کی کمی کا ازالہ تو مدنظر رکھا ہوا ہے۔ بشرطیکہ انجمن اسلامیہ کے نااہل ممبروں کو اس کی سمجھ نہ آجائے۔

کریم۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر وہ بھی تو اسی "شکار" کی تاک میں ہیں۔ ان کو کوئی آسمان سے تو مائدہ نہیں ملتا۔ کوئی کام وہ نہیں کرتے جس کی "تنخواہ" ملے۔ اب اگر اس مال مفت پر بھی ان کے دانت نہ ہوں۔ تو ان سا بے وقوف کون ہے؟

نزید۔ بھائی جان کی ہوشیاری کی آپ کو بھی داد دینی چاہیئے۔ انہوں نے دو کو تو اپنے ہتھے پر چڑھا لیا ہے۔ روزی کا فکر نہیں۔ خدا انتظام کریگا۔

کریم۔ خدا چھپت پھاڑ کر نہیں دیا کرتا۔ انسانوں کی معرفت ہی دیتا ہے۔ اور جن لوگوں نے ہم کو سبز باغ دکھائے۔ وہ اب روگردانی کر رہے ہیں۔ آخر کوئی کہاں تک ساتھ دے سکتا ہے؟

نزید۔ میں تو جاتا ہوں۔ شاید "وہ" انتظار کر رہے ہوں گے۔

کریم۔ وہ آگئے ہونگے؟ اتنی جلدی کیا ہے۔ ایک بات کا ضرور فکر کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زید۔ وہ تو ۹ بجے سے آچکے ہونگے۔ ہاں "ضروری بات" فرمائیے؟

کریم۔ بیٹا! تم کو معلوم ہے کہ میں کتنے سالوں سے بیوی کی تلاش میں ہوں۔ کہاں کہاں کی خاک چھانی اور کتنے پاپڑ بیلے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ خلیفہ صاحب سے بھی مخاصمت پیدا کی۔ اب اخبار تمہارے ہاتھ میں ہے۔ کوئی صورت پیدا کرو....

زید۔ (حیران ہوکر) آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اخبار کے ایڈیٹر تو قاضی مظہر الحق ہیں۔ ہمارا کیا دخل ہے؟

کریم۔ اگر اتنا بھی نہیں کر سکتے تو بڑے ناخلف ہو۔ اصل "لکھت پڑھت" تو تم کرتے ہو بیچارے مظہر کا تو محض نام ہے۔ تم نے تو "بڑے بھیا" سے بھی کورا جواب دیا ہے۔ اگر تم میری خاطر ایک..... مُہیّا نہ کروگے۔ تو مجھے اس سر دردی کا کیا فائدہ؟ اگر تم ایسا نہ کروگے تو میں "انکشاف حقیقت" کی "اظہار حقیقت" کر دونگا۔

زید۔ میں ابھی چھوٹا ہوں۔ آپ یہ باتیں بھائی سے کہیں۔ یہ کہکر زید "ان" کے ہاں چلا گیا۔ اور کریم نے ہتھوڑا اُٹھایا۔ اور بڑبڑاتے ہوئے لوہا کوٹنا شروع کر دیا۔ اور ہم چلتے بنے۔ ("ازظہر")

مسٹر یان مشین سیویاں سے استفسار

جناب بابو کرم الٰہی صاحب غیر احمدی۔ ریلوے کلرک لاہور نے ایک چٹھی مسٹر یوں کو لکھی تھی۔ اس میں انکے عقائد دریافت کئے تھے۔ مگر اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر بابو صاحب نے اس خط کی نقل اخبار "زمیندار" میں بغرض اشاعت بھیجی۔ مگر اس نے بھی شائع نہ کی۔ مسٹر یوں کو بابو کرم الٰہی صاحب کا خط تو مل گیا تھا۔ مگر پھر بھی انہوں نے جواب نہ دیا۔ اس لئے یہ خط طاب فاروق میں بامید جواب شائع کئے جاتے ہیں۔

بابو کرم الٰہی صاحب کا خط بنام مسٹر یان

جناب سکرٹری صاحب۔ احرار المسلمین۔ السلام علیکم۔ براہ مہربانی اپنی جماعت کے اغراض و مقاصد کے قواعد کی ایک کاپی مجھے بھیجکر مشکور فرمادیں۔ نیز یہ تحریر فرمادیں کہ آپ کی جماعت کا مذہب کیا ہے۔ کیا آپ کا وہی مذہب ہے۔ جو انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور والوں کا ہے۔ یا حنفی یا اہلحدیث ان میں سے کس کے پیرو ہیں۔ یہاں یہ مشہور ہے۔ کہ آپ لوگ جماعت احمدیہ لاہور کے تنخواہ دار ملازم ہیں۔ اور انہی کی ہدایت کے مطابق قادیان میں کام کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں دوسرے فرقوں کے مسلمان آپ کی جماعت کے ممبر بننا ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ جب تک آپ جماعت احمدیہ قادیان والے مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اور لاہور والے مرزا صاحب کو مسیح موعود و مہدی تسلیم کرتے اور انکے ایک خلیفہ کے بھی قائل ہیں لیکن دوسرے تمام مسلمان نہ تو مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اور نہ مسیح موعود و مہدی۔ اس لئے آپ اپنے عقائد سے پہلے مطلع فرمادیں۔ اگر ان سے معلوم ہوا کہ آپ کا جماعت احمدیہ کے عقائد سے اختلاف ہے۔ تو میں ممبر بن جاؤں گا۔ نیز اس امر سے بھی مطلع فرمادیں کہ کارکن کون کون ہیں؟ چندہ کس کے پاس جمع ہیگا؟ چونکہ مسلمانوں کی کئی انجمنیں بنتی ہیں۔ اور روپیہ جمع کر کے خورد برد کر جاتی ہیں۔ اس لئے روپیہ دیتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ ہاں کارکنوں کے نام معلوم ہوں۔ تو ان کی شخصیت پر اعتبار کر کے چندہ دینا گراں نہیں گذرتا۔" (خاکسار کرم الٰہی)

ایڈیٹر زمیندار کے نام بابو کرم الٰہی صاحب کا خط

(بالاخط) کے ذریعہ سکرٹری احرار المسلمین قادیان کی خدمت میں بھیجکر دریافت کرنے کے لئے لکھا تھا جناب ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار لاہور۔ السلام علیکم۔ میں نے چند معلومات مندرجہ جس کا انہوں نے کئی روز گذرے کوئی جواب نہیں دیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انجمن "احرار المسلمین" سچائی ظاہر کرنے سے گریز کرتی ہے۔ لہذا آپ سے درخواست ہے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو عامہ احناف کے قاعدے کی خاطر اس جماعت "احرار المسلمین" سے سچائی بیان کرنے کے لئے بذریعہ اخبار راہ للہ دریافت کریں۔ کہ آیا وہ جماعت عامہ احناف کے چندوں کو صحیح مصارف میں لگاتی ہے۔ یا دھوکے سے چندہ بٹور کر کہیں دوسری جگہ خرچ کرتی ہے؟ (۷ اگست ۱۹۲۸ء) کرم الٰہی

فتنہ مسٹریان کی حقیقت

خدا کے فضل سے فاروق کا "مشین سیویاں نمبر" جو فتنہ مسٹریان کے متعلق شائع ہوا تھا۔ بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ اور جسقدر زائد تعداد میں یہ پرچہ طبع ہوا تھا وہ سب ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اور عام ضرورت محسوس ہوئی کہ یہ پرچہ اس قدر کثرت سے شائع ہو کہ جس کثرت سے مسٹریوں نے باستعانت "زمیندار" و "پیسہ اخبار" ان اشتہاروں اور اخباروں کی اشاعت کی ہے جنکے جواب میں یہ مکمل اور مدلل اور مسکت اور مفصل فاروق کا خاص نمبر نکالا گیا ہے۔ اور احباب نے اس ضرورت کو خود محسوس کر کے درخواست کی ہے کہ اس مضمون کو کتابی صورت میں دوبارہ طبع کیا جائے تاکہ ہر بیرونی انجمن احمدیہ اسکو تقسیم کرے۔ اس واقعی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے کتابی صورت میں لکھنے کیلئے کاتب کو یہ مضمون بعد نظر ثانی کچھ اضافہ کر کے دیدیا ہے۔ اور احباب کی تاکید پر کہ جلد سے جلد یہ دوبارہ طبع کیا جائے۔ انشاء اللہ میں ۱۵ اکتوبر تک اس کو طبع کرا دینا ہے۔ اس کی اشاعت کثیر کے لئے بعض احباب نے کچھ امدادی رقوم بھی ارسال فرمائی ہیں۔ جن میں سے سابق بالخیر حکیم پیر منظور محمد صاحب موجد پیر ناالقرآن قادیان نے عدد ۱۰ اور ایک معلوم الاسم بزرگ نے جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے عدد ۱۰ عطار فرمائی ہیں۔ یہ اعلان اس غرض کیلئے شائع کیا جاتا ہے کہ انجمن ہا بیرونی بواپسی مجھے اطلاع دیں کہ وہ کتنی کتنی کاپیاں خریدینگی۔ تاکہ جس قدر ضرورت ہو اسی قدر تعداد میں اسکو اب طبع کرایا جائے۔ قیمت فی کاپی ۴ اور محصول ڈاک فی کاپی دو پیسہ لگیگا۔ خریداری کی درخواستیں مع تعداد خریداری جلد سے جلد دفتر فاروق میں بھیجدیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ آپکو پھر بعد میں خیال آئے۔ اس اطلاع کے پڑھتے ہی خط بھیجدیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پونچھ" والا پیغامی اور فاروق

جب آنکر قضا نے جڑی تب خبر پڑی
گرنے لگی کڑی پہ کڑی تب خبر پڑی

"پیغام جنگ" لاہور کا والایتی ایڈیٹر ۸ ماہ حال کے "پیغام" میں اپنی شرافت اور تہذیب کی مٹی پلید کرتا ہوا مندرجہ ذیل عنوان لکھتا ہے۔

"قادیانیوں کی بدلگامی اور حضرت امیر المؤمنین کی بلند اخلاقی"۔ یہ عنوان وہ شخص لکھتا ہے جس کا دعویٰ مضمون زیر عنوان میں یہ ہے کہ

"ہمارا اور تمام جماعت لاہور کا ہمیشہ سے یہ مسلک رہا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو ذاتیات کی بحث اور ایک دوسرے پر طعن و تشنیع سے مجتنب رہیں"۔

انشاء اللہ اس مسلک اجتناب کا اظہار آپ نے اس مضمون کے مندرجہ بالا عنوان سے بپایہ ثبوت پہنچا دیا ہے۔ کہ واقعی ذات شریف نہایت ہی شائستہ الفاظ میں "قادیانیوں" کو مخاطب فرماتے رہے ہیں۔ جس کی نظیر ہتھیار ڈالنے کے وقت بھی اس عنوان سے ظاہر ہے۔ کہ آپ ہمیشہ سے بہت ہی محتاط رہکر شائستگی کا مظاہرہ کرتے رہے ہونگے۔ اور یقیناً آپ کا شیوہ ہمیشہ سے یہی رہا ہے۔ کہ جب کبھی جناب کے فہم رسا کے مطابق

"قادیانی جماعت نے نہایت گندے سے گندے طریق پر (آپ کو) مخاطب کیا اور گالیوں کا طومار باندھا۔ (تو آپ نے) اس قسم کی باتوں کا جواب خاموشی سے دیا۔ اور جب کبھی مجبوراً کسی امر پر قلم ("معجز رقم") اٹھایا۔ تو حتی الوسع متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا"۔ (پیغام ۱۸ ستمبر ۲۸ء)

جیسا کہ ۸ ستمبر کے پیغام میں "قادیانیوں" کی "ان گالیوں کے طومار" کے جواب میں جن کا ذخیرہ جناب کے دماغ میں محفوظ ہے۔ متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ میں لے کر قلم کے نیچے دبا کر نکالا ہے کہ "پاک ممبران" لاہور پر

"بد دیانتی کا حرف رکھنا اور باہم لڑانے کی کوشش کرنا خود اپنی ناپاک سرشت کا پردہ چاک کرنا ہے۔ قادیانی جماعت نے کس قدر ناپاک جھوٹ اور بہتان طرازی کو اپنا شیوۂ عمل بنا رکھا ہے"۔ (پیغام صفحہ ۴)

پیغام کی راجہ شاہی پونچھ

پھر پیغام ۱۱ ستمبر میں "محمودی کیمپ میں ہل چل" کے عنوان سے پیغامی "پونچھ" (دُم) نے جو گند اچھالا ہے۔ وہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ کہ کس متانت اور سنجیدگی سے اظہار عجز فرمایا ہے۔ راجہ شاہی پیغامی "پونچھ" ہلا کر بلکتا ہے کہ

"جس گند کے دروازے کو ڈھوزی کی صلح نے عرصہ دو سال سے بحکم میاں صاحب قادیانی اصحاب نے مجبور ہو کر بند کر رکھا تھا۔ اب پھر انہی کی زیر ہدایت (پیغام کے منہ پر ملنے کے لئے) کھولا گیا ہے۔ جس کا تازہ ثبوت اخبار فاروق مورخہ ۶ اگست سے بخوبی آشکارا و ہویدا ہے۔ گو اس عرصہ میں (پیغام کے) اس سنڈاس کے انبار کو ابال آ آ کر کبھی کبھی نکلنا بھی پڑتا تھا۔ مگر تاہم حضرت میاں صاحب کے لحاظ سے ذرا رُک رُک کر نکلتا تھا۔ شکر ہے۔ کہ میر قاسم علی صاحب کی مراد بر آئی۔ اور اب انہیں اپنے سینہ کا بخار نکالنے کا سنہری موقعہ ہاتھ آگیا۔ اور اب (پیغام کا) وہ مواد جس نے جناب میر صاحب کے پیٹ میں قولنج کی طرح سے درد شدید پیدا کر رکھا تھا۔ ایک دم پرانے ناسور کی طرح پھوٹ نکلا۔ کیونکہ اس دو سال کے عرصہ میں (پیغام کا) اس قدر گند ان کے پیٹ میں جمع ہو گیا تھا کہ اگر تھوڑی دیر بھی اور توقف ہوتا۔ تو میر صاحب کی ہلاکت کا باعث بنجاتا۔ میر صاحب کو کمال شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کہ بنداں میاں صاحب بہادر نے بروقت ان کے اندرونی (پیغامی پھوڑے) کو چیر ادیکر (پیغام کے) اندرونے کو آشکارا کر دیا۔ اب اپنے مخذول و مترود[1] پرچہ کی اشاعت بڑھانے کا بھی ان کو سنہری موقعہ ملجائیگا۔ (جب کہ "پاک ممبران" لاہور کی پوری خدمت بجا لائے گا۔ جس کے لئے ہر ایک احمدی بے قرار تھا تب ہی تو اشاعت بڑھے گی۔ ورنہ اس سے پہلے تو فاروق مخذول ہی تھا۔ اب سنہری موقعہ اس کو مقبول ہونیکا ہاتھ آیا۔ اور وہ صرف اہل پیغام کی بدولت جس کا میں ضرور شکر گذار ہوں۔ اور یہ راجہ شاہی پیغامی "پونچھ" کی مطرود ہونیکا اقبالی ثبوت ہے۔ کیونکہ اخبار کی اشاعت تبھی ہو سکتی ہے۔ جب اہل پیغام کا ذکر خیر فاروق میں ہو۔ اس لئے امید ہے۔ کہ اس خدمت کے بغیر جو فاروق کی مخذولیت تھی۔ وہ اب مقبولیت سے بدل جائے گی۔ اور بیک کرشمہ دو کار کا نظارہ نظر آجائیگا۔ کہ اہل پیغام کی احمدیوں کی نظر میں جو قیمت ہے۔ اس کا اور فاروق کی مقبولیت دونوں کا پتہ لگ جائیگا)

جس بیچارے کو کوئی پوچھتا ہی نہ تھا۔ کہ آپ بھی کسی شمار و قطار میں ہیں۔ بین کرتے کرتے اور آنسوں بہاتے بہاتے جناب میر صاحب کی ہچکی بھی بیٹھ گئی۔ مگر آجتک یہ عالم تھا۔ کہ کس تمی پر سد کہ بیچارا کیستی بہت دفعہ الفضل بھی اس نوحہ خوانی میں شریک ہو چکا۔ لیکن کوئی سنتا نہ تھا۔ (بارے خدا خدا کر کے اہل پیغام کی خدمت کا موقعہ ہاتھ آگیا تو فاروق کے بھی آنسو تھمے۔ چہرے پر بشاشت کے آثار نمودار ہو کر بین موقوف ہوئے۔ چار جانب سے پیغامیوں کے مخذول و مطرود

[1] یہ پیغامی مطرود کی املا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے اور فاروق کے مقبول و منصور ہونے
کی صدائیں آنے لگیں۔ اور خدا کے برگزیدہ
"نبی اللہ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس
پیشگوئی نے کہ ؎

گڑھے میں تو نے سب دشمن اُتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رُک سکے مقصد ہمارے

اونہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر جلوہ دکھایا اور پیغامی "پونچھ" بین نمدا لگایا۔ اور
فاروق کی ضربات سے پونچھ والا دُم دباتا نظر آیا)

یہہ دُم بریدہ ستگ بے نوا جھنجھلا جھنجھلا کر
فاروق کی طرف لپکتا ہے۔ اور پھر ڈھینچوں ڈھینچوں
کرتا ہوا خارپے الف کی طرح "پونچھ" دبا کر بھاگتا جاتا
ہے۔ مگر وہ یاد رکھے۔ کہ ایڈیٹر فاروق خدا کے فضل
سے "بہادر" ہے جس کا راجہ شاہی پونچھ دار کو ابتدا سے
اقرار ہے۔ اور اب بھی بایں الفاظ اظہار ہے۔ کہ
"ہم ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کو یہی مشورہ دینگے
کہ میر صاحب بہادر کے مقابلہ میں جو روش (اس لومڑی
نے اختیار کی تھی۔ کہ انگور کھٹے ہیں۔ اُسی پر آپ کا
کاربند رہنا زیادہ موزون ہوگا"

پیغامیو! کس قدر ناشکر گذاری ہے۔ کہ ۶ اگست
کے فاروق میں ہمنے جو تمہارے "ایڈیٹر پیغام" لاہور
کی خدمت میں ناصحانہ گذارش کی تھی۔ اوس سے بجائے
فائدہ اُٹھانے اور ہمارا ممنون ہونے کے پیغام
کے دلایتی ایڈیٹر نے ریاست کشمیر کے ٹٹو کی پونچھ جا دبائی۔
اور وہاں سے کمک منگائی۔ جو ۱۱ ستمبر کو ایک ماہ بعد
آئی۔ مگر او خویشتن گم است کرا رہبری کند کی مثل نہ یاد
آئی۔ کہ چاولوں کے تولنے والا ہیرے جواہرات کا نرخ
کیا جانے۔ اور وہ فاروق کی قدر کیا پہچانے۔

او "پونچھ" والے پیغامی تو نے اپنی بے بضاعتی اور
ژولیدہ بیانی سے اپنے دلایتی ایڈیٹر کو نیچا دکھانے
کی بے سُود کوشش کی ہے۔ اور فاروق کی ضرب
شدید نے تم سبکے چھکے چھڑا دیئے ہیں ابھی
کیا ہے۔ جو اس قدر چیخ پکار کر رہا ہے۔ آگے
آگے دیکھ کہ کیسی خاردار لگام چڑھا کر اور اگاڑی
پچھاڑی لگا کر فاروق تم کو قابو کر دکھاتا ہے ؎

پہلی ہی چوٹ سے ترا چکرا گیا ہے سر
آگے تو آنے والی ہے نوبت بخار کی
پہلی ہی ضرب میں بھلا کیوں ہو گئے بدحواس
او پونچھ والے تو نے ہے چیخ و پکار کی
ضرب المثل سُنی نہیں تو نے سُنار کی
تو چوٹ اس کی ہوتی ہے تب اک لوہار کی
تیرے دماغ میں جو ہوا ہے بھری ہوئی
حاجت ہے اس کو بعد اسطے اک نوکدار کی
اس ہائے وائے سے تری بس یہی غرض
صیاد جان چھوڑ دے اپنے شکار کی
سُن لے مُرید قاتل خنزیر کا ہوں میں
عادت ہے اسلئے مجھے بَدکے شکار کی
اپنی طرف سے مینے ابھی کچھ نہیں دیا
ہے یہ ادائگی ترے پچھلے ادھار کی
آیندہ احتیاط ہے ورنہ یاد رکھ
فاروق سے جو تو نے کبھی تین چار کی
گُدی سے کھینچ لے گا وہ تیری زبان کو
ہرزہ درائی پھر اگر او پونچھ دار کی

یہ تو پونچھ والے میاں کی بے بسی کا اظہار تھا
اب ذرا "فرشتہ سیرت حضرت امیر ایدہ اللہ" کی "بلند اخلاقی"
مگر بے کسی ملاحظہ فرمائیے۔ جنہوں نے بذریعہ پچاس ہزار
نوٹس کے غیر مشروط معافی یا مبلغ پچاس ہزار سکہ رائج الوقت
کا معزز ایڈیٹر الفضل سے مطالبہ فرما کر عزت کا خطاب
پایا ہے۔ آپ کس طرح ہتھیار رکھ کر فرماتے ہیں۔

"میں اخبار پیغام صلح" کو یہ ہدایت کرتا ہوں
کہ سوائے قادیانیوں کے عقیدہ تکفیر مسلمین
اور نبوت کے اور کسی مسئلہ پر کچھ نہ لکھیں
اور ان مسائل پر بھی جو بحث ہو۔ وہ دلائل کے
طور پر اور متانت سے ہو۔ وہ (یعنے قادیانی
احمدی) اپنے اخباروں میں جس قدر بھی چاہیں۔

غلاظت اُچھالیں۔ اور ایک اخبار (فاروق)
کو محض اس کام پر مامور کر کے ساتھ ساتھ اپنی جماعت
کو اس کی توسیع اشاعت کی طرف بھی توجہ دلائیں۔
مگر ہمیں اس حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیئے"

عصمت بی بی از بے چادری

کاش "فرشتہ سیرت
حضرت امیر ایدہ اللہ"
کو چند سال نہیں تو چند ماہ پیشتر ہی یہ بات سوجھ جاتی۔ تو
قابل قدر ہوتی۔ اور جو غلاظت جناب "فرشتہ سیرت" کے
ذہن مبارک سے مندرجہ بالا ہدایت میں برآمد ہوئی ہے۔
وہ بھی رُک جاتی۔ تو ہم سمجھ لیتے۔ کہ حضور اب صحتیاب ہو گئے
ہیں لیکن اب جبکہ آپ کی غلاظت کو فاروق کے داروغہ
صفائی نے باہر نکال کر پھینکوانا چاہا۔ اور اس کا جناب کے
دماغ مبارک پر بھی کچھ اثر پڑا۔ تو اس ہدایت کی سوجھی۔
جس کو "عصمت بی بی از بے چادری" کا مصداق کہنا بے جا
نہ ہوگا۔ بہرحال انشاء اللہ فاروق آپ کا پچھلا قرضہ
بے باق کر کے کوئی سُود ادا نہیں کریگا۔ آپ مطمئن رہیں۔
اور سر دست ۵۵ ہزاری نوٹسوں کی تیاری میں مصروف
ہو کر باقی ۵ ہم ہزار کا اس میں اضافہ فرما کر ایک لاکھ تک
پہنچانے کی کوشش فرماویں۔ شاید اسی طرح کچھ تلافی مافات
ہو جائے ؎

نوٹس

جن خریداران کے نام فاروق اپریل ۲۸ء سے جاری ہے۔
اور انسے صرف چھ ماہ کا چندہ وصول ہوا ہے وہ چندہ اس
پرچہ کیساتھ ختم ہو جاتا ہے اور اگلا پرچہ ۷ اکتوبر کا انکے دو روپیہ دو آنہ
کا وی پی بھیجا جائیگا۔ جو ۳۱ مارچ ۲۹ء تک چھ ماہ کا ہوگا۔ اگر کوئی صاحب
اسوقت وی پی لینا نہ چاہیں وہ بواپسی ڈاک فاروق میں اطلاع دیں۔ کہ کب انکے
نام وی پی کیا جائے۔ اور جو بالکل آیندہ خریدنا نہ چاہیں۔ وہ بھی
اطلاع دیں۔ تاکہ انکے نام وی پی نہ کیا جائے۔ وی پی جاری ہو جانے
کے بعد پرچہ وصول نہ کرنا ناحق فاروق کو محصولڈاک کا نقصان پہنچانا ہے
جو اخلاقی طور پر نہایت نامناسب ہے۔ اور جن کے ذمہ سال
رواں کا چندہ بقایا ہے یا جنہوں نے بار بار وی پی واپس فرمایا ہے
وہ بھی اب ادائگی کا خیال کر کے وی پی وصول فرمالیں۔ ان کے نام
بھی وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے مضمون پر ایک نظر

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب آپ کے مضمون مندرجہ "پیغام صلح" ۱۰ اگست ۱۹۲۸ء کو میں نے تحقیق کی نظر سے پڑھا۔ پڑھکر مجھکو از حد افسوس پیدا ہوا۔ کہ آپ نے ناحق ہم پر چند بیجا الزام لگاکر مضمون کو رنگین بنانا چاہا ہے۔ آپ کے الزامات مندرجہ مضمون عرض ذیل ہیں۔ جن پر آسانی کے لئے میں نے نمبر لگا دیئے ہیں۔

احمدی سے مراد جماعت احمدیہ لاہور ہے۔ ان لوگوں کو جنہوں نے غلو کیا۔ اور حضرت مرزا صاحب کو نبی بنایا۔ اور کل دنیا کو کافر سمجھتے ہیں یعنے قادیانی مرزا محمود احمد صاحب کے مرید ہیں۔ احمدی نہیں کہتا۔ بلکہ حضرت خاتم النبیین کے بعد ایک نبی بنا کر ایک علیحدہ مذہب قائم کر رہے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ انہیں ناکام کرے۔ اور ہدایت عطا کرے۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ نے جو الزام ہم پر قائم کئے ہیں۔ انکے متعلق آپ کی غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کروں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

احمدی سے مراد جماعت احمدیہ لاہور ہے۔ کل حزب بما لدیہم فرحون ط زبانی جمع خرچ سے ڈاکٹر صاحب کچھ نہیں بنتا۔ جب تک عملی طور پر اس کی تصدیق نہ ہو۔ آپ ہمیں کیونکر جماعت احمدیہ سے خارج کر کے ایک نیا محمودی فرقہ قرار دیتے ہیں۔ جب کہ ہم اس راہ پر قائم ہیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دکھائی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہمنے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو نبی بنایا۔ شاید یہی آپ کے نزدیک غلو ہے۔ جس کو ہماری طرف منسوب کیا ہے۔ میرے کرم فرما جناب ڈاکٹر صاحب کبھی زمانہ میں آپ بھی اس غلو میں ہمارے شریک تھے۔ ہمیں یاد آپ فراموش۔ ملاحظہ ہو اخبار پیغام صلح کا اعلان جلد اول نمبر ۴۶ جو یہ ہے۔ کہ

"ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں"

ڈاکٹر صاحب۔ آپ خدا ترس دل کو لے کر سوچیں۔ کہ ہمنے غلو کیا۔ یا آپ نے تفریط کی۔ آپ نے اعلان مندرجہ اخبار پیغام صلح کو اگر بھلا دیا ہے۔ تو آپ دفتر پیغام سے ملاحظہ فرماویں۔ اور احقاق حق اور ابطال باطل میں تمیز کریں۔ آپ اگر منصف ہیں۔ تو صاف طور پر اعلان کر دینگے۔ کہ ہمیں محمودی فرقہ قرار دینے میں آپ نے غلطی کھائی ہے۔ اور آپ کا فرقہ جدید فرقہ ثابت ہوگا۔ نہ کہ ہمارا فتدبر۔ میں اس بحث میں نہیں پڑتا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوۃ پر دلائل پیش کروں۔ اگر آپ حق کے طالب ہیں۔ تو مندرجہ بالا اعلان پیغام صلح ہی پر فیصلہ کر لیں۔ اور مزید وضاحت ثبوت کے لئے نزول المسیح کے صفحات ذیل کو ملاحظہ فرماویں۔ صفحہ ۱۲-۱۷-۱۸-۴۰-۴۲-۴۳ حاشیہ ۴۸ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ بخوف طوالت میں نقل نہیں کر سکا۔ نبوت کے مسئلہ پر فریقین کی طرف سے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مگر یہ مقدمہ فیصلہ ہونے میں نہیں آتا۔ میں آپ سے یہ عرض ضرور کروں گا۔ کہ اس مسئلہ میں ہم منفرد نہیں۔ کل اسلامی دنیا ایک نبی کی منتظر چلی آتی ہے۔ یہ جدا بحث ہے۔ کہ اسکی تعیین میں ان کا اتفاق نہیں۔ یعنے وہ باوجود موجودگی آیت خاتم النبیین و حدیث لا نبی بعدی کے حضرت عیسےٰ کے منتظر ہیں۔ اگر یہ اعتراض ہو۔ کہ وہ اس کو امتی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ تو بھی یہ کہنا کہ باب نبوت بند ہے۔ غلط ثابت ہوتا ہے۔ حجج الکرامہ میں ومن قال بسلب نبوتہ کفرا حقا کما صرح بہ السیوطی" اور پھر لکھا ہے۔ کہ

"زیرا کہ عیسےٰ در وقت نزول خود بالاتفاق منجملہ ایں امت باشد باوجود بقائے او بر نبوت خویش فہو علیہ السلام وان کان خلیفۃ فی الامۃ المحمدیۃ فہو رسول و نبی کریم" (صفحہ ۴۲۶)

اسیطرح زرقانی فتوحات مکیہ۔ الیواقیت والجواہر دافع الوسواس مولانا عبدالحی فرنگی محلی تحذیر الناس محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔ تفہیمات الہیہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ موضوعات کبیر ملا علی قاری۔ مجمع بحار الانوار محمد طاہر وغیرہ سے نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر ہمیں جدید فرقہ قرار دینا تحکم نہیں تو اور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام معجز نظام الحکم ۷ فروری ۱۹۱۳ء میں یوں درج ہے۔

"علماء کو نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں خاتم النبیین جو آیا ہے جس پر الف لام پڑے ہیں۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ شریعت لانیوالی سب نبوت بند ہو چکی ہے۔ پس اگر کوئی نئی شریعت کا مدعی ہوگا۔ وہ کافر ہے"

جناب ڈاکٹر صاحب۔ نبی تو آپ بھی مانتے ہیں چاہے ظلی۔ بروزی کے مفہوم میں ہم سے مخالف ہیں۔ نمبر ۴ کے تصفیہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب حقیقۃ الوحی کو میں پیش کرتا ہوں۔ آپ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ (غالباً صفحہ ۱۶۳ پر)

"یہ عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہیں۔ حالانکہ وہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ اس وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری علے اللہ قرار دیتا ہے۔ اور مفتری علے اللہ سب کافروں سے بڑھکر کافر ہوتا ہے۔ فمن اظلم ممن افتراء علے اللہ کذبا او کذب بایتہ"

اس سے بڑھکر اور کیا صاف اور واضح تر فیصلہ ہو سکتا ہے

(ب) حضرت مسیح موعودؑ ایک مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان میں لکھتے ہیں۔ کہ

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

اور پھر الہدیٰ صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں۔

"درا صل فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں۔ اور انس وجن میں سے ان سا کوئی بدطالع نہیں ہے۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کا ثبوت قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مل سکتا ہے۔ دیکھو شہادت القرآن پس آپ کا انکار قرآن اور احادیث صحیحہ کا انکار ہے

(ج) محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے منصب امامت میں فرمایا ہے۔ کہ مجدد کا انکار کرنیوالا جس قدر اتباع شریعت کی پیروی کرنیوالا ہو۔ وہ عبادت اور ریاضت دوزخ کے عذاب سے اس کو رہائی نہ دلا سکیگی۔ اور ثبوت میں حدیث مجددین کو پیش کیا ہے۔ آپ اگر حضرت اقدسؑ کو صرف مجدد ہی تسلیم کرتے ہیں۔ تو آپ کے منکرین پر مندرجہ بالا فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ حالانکہ آپ بھی ایسے خصوصیات حضرت مسیح موعودؑ میں تسلیم کرتے ہونگے۔ جو دیگر مجددین میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً ید فی معنی فی قبری۔ اسمہ اسمی۔ واٰخرین منھم لما یلحقو بھم سے آپکے متبعین کو صحابہؓ کے ہمرنگ فرمایا۔ رسول کریم صلعم نے آپؐ کو السلام علیکم پہنچانیکا ارشاد فرمایا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کا مصداق حضرت مسیح موعودؑ ہیں۔ آپ مثیل عیسےٰ ہیں۔ پس آپکا منکر اور مکفر اسی فتویٰ کا مستحق ہوگا۔ جس فتوے کے مستحق حضرت عیسےٰؑ کے منکر ہیں۔

(د) آپ باقی مسلمانوں سے دریافت فرمالیں کہ وہ اپنے مزعومہ عیسےٰؑ و مہدیؑ کے مکفر و مکذب کے حق میں کیا فتوے دیتے ہیں۔

ان وجوہات کی موجودگی میں ہمیں جدید فرقہ قرار دینے میں غیر مبائعین حق پر نہیں۔ اور آپ نے انصاف سے کام اپنی مضمون نگاری میں نہیں لیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے حیات مسیح کے معتقدوں کو مشرک فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ حیات مسیحؑ کا اعتقاد شرک کا ستون ہے جس کی بلندی آسمان تک ہے۔ پس آپ ہی سرفراز فرمادیں۔ کہ مدعیان حیات مسیح کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ یہ خیال رہے۔ کہ حیات مسیح کے مدعی حضرت عیسےٰؑ میں صفات الوہیت بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یعنے خالق یا طور ہونا مردوں کو زندہ کرنا۔ شفائی اور عالم الغیب ہونا۔ بغیر اکل و شرب دو ہزار سال سے زندہ الامان کا ان بھی مانتے ہیں۔

آپ ان کلمہ گوؤں کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے مکفر و مکذب ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد جس کا حوالہ نمبر ۴ میں کمتریں نے پیش کیا۔ وہ زیر نظر رہے۔ باتباع شریعت مکفر کو کافر ہی کہیں گے۔ کیونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے

آپ مہربانی فرما کر نزول المسیح کے ان صفحات کو دیکھیں۔ ۸۔۴۔۸۔۹۰۔۹۲۔۱۴۔۳۷۔ اور حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳ بخوف طوالت جن کو میں درج کرنے سے معذور ہوں۔

ایک سوال

ڈاکٹر محمد حسین صاحب سے خصوصاً اور غیر مبائعین سے عموماً میں ایک سوال کرکے مودبانہ التماس کرتا ہوں۔ کہ اس کے جواب سے سرفراز فرمادیں۔ اور وہ یہ ہے۔ سورۂ فاتحہ سے تین گروہ ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) منعم علیہ (۲) مغضوب۔ (۳) ضالین۔ آسانی کے لئے ان کو تین جدا جدا دوائر میں تصور فرمالیں۔ یعنے

دائرہ ا میں منعم علیہم (ا)

" ب میں مغضوب علیہم (ب)

" ج میں ضالین (ج)

آپ لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کے متبع و مخالف (بالخصوص مکفر و مکذب) ایک ہی قسم میں داخل ہیں یا دو جدا جدا گروہوں میں۔ یعنے ہر دو دائرہ الف میں ہیں۔ جو منعم علیہ پر محیط ہے۔ یا متبع دائرہ ا میں اور مکفر و مکذب دائرہ ب میں جو مغضوب علیہم کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ بصورت اول خلاف منشاء قرآن و احادیث صحیحہ و ارشادات حضرت مسیح موعودؑ ہے۔ نیز منعم علیہ اور مغضوب علیہم میں تضاد و تخالف ہے۔ اور اجتماع ضدین محال ہے۔ بصورت ثانی وہ دائرہ ب یعنی دائرہ مغضوب علیہم میں ثابت ہوئے۔ جو حدیث صحیح اور مسیح موعودؑ کے فیصلہ کے مطابق یہود ہیں۔ اور یہ ایک پیشگوئی تھی۔ جس کا ظہور بعثت مسیح موعودؑ سے اس صدی میں ہوا۔ اور یہی ہمارا اعتقاد ہے۔ کیا آپ متکلم المسلمین کے مطابق جس کا ذکر آپ نے مضمون مندرجہ اخبار پیغام ۱۰ اگست ۱۹۲۸ء میں فرمایا ہے۔ مغضوب علیہم کو بھی اس میں شامل کر سکتے ہیں۔ اور انکو حقیقی مسلم قرار دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں دے سکتے۔ اور وہ چونکہ اپنے تئیں مسلم قرار دیتے ہیں۔ انہیں رسمی طور پر اسلامی نام سے پکارا جاوے یا نہ؟ اگر پکارا جاوے۔ اور یہی رونا آپ نے مذکورہ مضمون میں رویا ہے۔ تو ہمارا کیا قصور ہے۔ جبکہ اسی نام سے خطاب کر کے انہیں رسالہ ورتمان کے طوفان کے وقت ہم نے پکارا۔ اور لیکچر خاتم النبیین کی شمولیت کے لئے مارعو کیا۔ تو آپ نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ کہ الامان۔ آخری بنی کی تیاری اسی کا نتیجہ ہے۔ اور آپ کا مضمون اسی کا بقیہ۔ مخالفت آپ بے شک کریں۔ مگر قول خداوندی کا پاس اور ادب ملحوظ رہے اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی مخالفت نہ کریں۔

آپ نے کئی صفحے "فرقہ بندی کو دور کرنیکا علاج" کے عنوان سے سیاہ کئے ہیں۔ مکرم بندہ۔ فرقہ بندی کو دور کرنیکا علاج کو نواح المصادقین میں ہے۔ اور مامور من اللہ کی جماعت کی شمولیت۔ دیگر ہیچ۔ سچا اتحاد حقیقی اخوت جس کا ثبوت صحابہ کرام کی زندگی سے ملتا ہے۔ وہ مسیح موعودؑ کی جماعت کی شمولیت میں ہے۔ جو اٰخرین منھم لما یلحقو بھم سے تحقق ہوتا ہے۔ اور ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین سے بالصراحت ثابت ہے۔ آپ نے چونکہ ہمیں دعائے خیر سے یاد فرمایا ہے۔ مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

کمترین بھی دعا خیر سے جواب دیتا ہے۔

آپ کی دُعاء "اللہ تعالیٰ اس میں انہیں ناکام کرے اور ہدایت عطا کرے"۔

میری دُعاء لے ظلمت سے نکالکر نور میں لیجانے والے مولا کریم۔ اور گمراہوں کو اپنے فضل وکرم سے ہدایت کی توفیق دینے والے ہادی برحق۔ متبعین مسیح موعودؑ کی جماعت اور لاہوری پارٹی میں جو لوگ جادہ اطاعت سے منحرف ہیں۔ انہیں صراط مستقیم عطاء فرما۔ اور اس کے خلاف جدوجہد کرنیوالے کو ناکام ثابت کر۔ جو حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ کا مصداق ہو۔ آمین ثم آمین:۔

راقم

غلام حسین صوبہ دار سکنہ بھوچھال کلاں ضلع جہلم۔

وصیتیں

وصیت نمبر ۲۸۶۲ میں نور محمدؐ ولد صالح محمدؐ قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۰۳ء ساکن چک نمبر ۹/۸۰۸ ڈاکخانہ چک ۱۱/۸۰۸ الف تحصیل خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

المرقوم ۲۸/۸/۱۴

العبد:۔ نور محمد ساکنہ چک ۹/۸۰۸ تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ عاشق محمد نائب صدر قانونگو دفتر صدر ملتان سائن بگرط سرگانہ تحصیل کبیر والا حال رخصتی۔

گواہ شد۔ اللہ دتا بقلم خود ساکنہ چک ۸۰۸ پیشہ زمینداری

وصیت نمبر ۲۸۹۹ میں سید معراج الدین ولد سید شمس الدین ساکن حال نیروبی کینیا کالونی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری تنخواہ اور پنشن پر ہے۔ جو مبلغ ۴۷ شلنگ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی تنخواہ اور پنشن کا جو بھی ہوا کریگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یکم اگست ۱۹۲۸ء سے اس پر عملدرآمد ہوگا۔ ۲۳ جولائی ۲۸ء

العبد:۔ سید معراج الدین احمدی موصی بقلم خود۔

گواہ شد۔ عزالدین احمدی بقلم خود نیروبی کینیا کالونی

گواہ شد۔ عبدالعزیز بی۔ اے۔ بی ٹی گورنمنٹ سکول نیروبی ۲۳/۷/۲۸

وصیت نمبر ۲۹۰۶ میں فضل الدین ولد سجاول قوم مانگر عمر ۴۰ سال بیعت ستمبر ۱۹۰۴ء ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ اگست ۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد ایک مکان پختہ واقع محلہ دارالرحمت قادیان میں جس پر تقریباً مبلغ دو ہزار روپیہ خرچ آچکا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ عنقریب مجھے مبلغ ۱۲ روپیہ ماہوار کی ملازمت ملنے والی ہے۔ ملازمت ملنے کی تاریخ سے اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان تا زیست کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کو حصہ وصیت کردہ سے مہا کردیا جاویگا۔

العبد:۔ فضل دین موصی حال وارد قادیان۔

گواہ شد۔ حاجی غلام احمدؐ کریام حال وارد قادیان

گواہ شد۔ ڈاکٹر سید غلام غوث پنشنر مہاجر قادیان

وصیت نمبر ۲۹۰۸ میں نظام الدین ولد میاں نبی بخش راجپوت درزی عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ستمبر ۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری جائداد صرف دو مکان ایک پختہ اور ایک خام واقعہ محلہ مہر چند کوچہ لوہاراں ڈیرہ بابا نانک میں ہے۔ ہر دو کی اندازاً قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) میری ماہوار آمد (یعنی بوڑھا ہوجانے اور کمزور ہونے کے تھوڑا کما سکتا ہوں) قریباً پانچ سات روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اتنی رقم حصہ وصیت کردہ سے مہا کردیجاوے گی۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائداد مزید ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد:۔ نظام الدین موصی بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد عبداللہ عفی عنہ مولوی فاضل ڈیرہ بابا نانک

گواہ شد۔ سید محمد حسین شاہ۔

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی۔ پشاوری لنگیاں بجساب دو روپیہ چار آنہ فی گز اور ہر قسم کی مشہدی کناویز عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۱/۲ فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جاسکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کردیجائے گی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائے گی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اُٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

میاں محمدؐ و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور۔